مطالعہ مذاہب

کیپٹن اسلم محمود / ریورنڈ پال ہاکنز

بائبل بے خطا اور بے عیب نہیں

۳ / اپریل ۱۹۹۱ء کو اٹک کے جناب کیپٹن اسلم محمود نے ہمیں زیر نظر خط کی فوٹو کاپی بغرض اشاعت ارسال فرمائی اور لکھا کہ:

"انگلستان کی کیمبرج یونیورسٹی کے سڈنی سیکس (Sidney Sussex) کالج کے شعبہ دینیات کے سربراہ پال ہاکنز (Rev. Paul Hawkins) ہمارے کرم فرما ہیں، اور دینی شعبہ میں اگر تحقیق کے درمیان کوئی مشکل مقام آجائے تو میں ان کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

مورخہ ۳۰ / مئی کو انہوں نے میرے خط کے جواب میں ایک خط تحریر فرمایا، جس کی فوٹو کاپی آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں"۔

ہم اس خط کی اشاعت میں اس قدر تاخیر پر جناب کیپٹن اسلم محمود صاحب اور اپنے قارئین سے معذرت خواہ ہیں۔ بہرحال، اصل خط کا عکس مع اردو ترجمہ کے قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ ترجمہ ادارہ کی طرف سے کیا گیا ہے، جبکہ انجیل یوحنا کے متنازعہ پیراگراف سے متعلقہ حواشی کیپٹن اسلم محمود صاحب ہی کے ایک مضمون ("انجیل مقدس میں ایک مسلمہ تحریف" شائع شدہ ماہنامہ المذاہب لاہور، دسمبر ۱۹۸۹ء) سے ملخص کیے گئے ہیں۔

(مدیر)

Parish of Plymstock

Parish Church of St Mary and All Saints
Church of the Good Shepherd, Oreston
Sports Hall, Staddiscombe

Vicar: The Reverend Paul Hawkins
The Vicarage, 5 Cobb Lane, Plymstock, Plymouth PL9 9BQ. Tel. (0752) 403126

30th May 1990

Captain A Mahmood
P O Box No. 40
Attock
PAKISTAN

Dear Captain Mahmood

Thank you for your letter of the 28th November, 1989. You will see that I have moved to the above address but your letter has eventually reached me. I was very interested by your question concerning John 7:53-8:11. Nobody really knows the answers to these questions but probably this story was a piece of independent tradition floating around for some decades separate from the Gospels which later got added on to St. John's Gospel. There were no doubt stories about Jesus that were told and re-told by the churches but never got included in the Gospels and this is one such example. It is included in Latin and Greek manuscripts of the Gospel and, therefore although it was not part of the first Gospel it would have been added very quickly to St. John's Gospel. We do not know who was responsible for this. With regard to your question about the scriptures being inerrant, inspired and infallible, I would say that the Bible is inspired but certainly not inerrant or infallible. That is quite clearly the case. The point is, I believe, that God speaks through human beings and human beings make mistakes. But that is the way God has chosen to communicate, through his world and through human beings and, therefore, we cannot accept any scriptures as being absolutely infallible. But I am sure they are inspired and through them we hear God speaking to us. This at least is the way I look at it. I hope these comments will be of interest to you although of course they are only one person's opinion!

I hope you are keeping well and that this letter reaches you safely.

With all best wishes

Yours sincerely

Paul Hawkins

ڈیئر کیپٹن محمود!

آپ کے خط مورخہ ۲۸ر نومبر ۱۹۸۹ء کا شکریہ۔ آپ کو معلوم ہوا ہوگا کہ میں مذکورہ بالا پتے پر منتقل ہو چکا ہوں، لیکن آخر کار آپ کا خط مجھ تک پہنچ گیا۔

میں ے یوحنا ۷ : ۵۳ تا ۸ : ۱۱ سے متعلق آپ کے سوال میں بہت دل چسپی لی ہے۔ کوئی شخص حقیقتاً ان سوالات کے جواب سے آگاہ نہیں، لیکن غالباً" یہ کہانی اس آزادانہ روایت کا ایک حصہ ہے جو اناجیل سے علیحدہ چند دہائیوں سے رائج الوقت تھی، جسے بعد میں یوحنا کی انجیل میں شامل کر دیا گیا۔ اس میں شبہ نہیں کہ یسوع کے متعلق کچھ ایسی کہانیاں تھیں جن کی اشاعت کلیساؤں کے ذریعے سے بار بار ہوئی، لیکن ان کو اناجیل میں شامل نہیں کیا گیا۔ یہ کہانی (یعنی یوحنا ۷ : ۵۳ تا ۸ : ۱۱) اسی سلسلے کی ایک مثال ہے۔ یہ انجیل کے لاطینی اور یونانی نسخوں میں شامل ہے، اس لیے، باوجودیکہ یہ پہلی انجیل کا حصہ نہیں، اسے بہت جلد یوحنا کی انجیل میں شامل کر لیا گیا ہوگا۔ ہم نہیں جانتے کہ اس کا ذمہ دار کون تھا۔

بائبل کے صحائف کے بے عیب الہامی اور بے خطا ہونے سے متعلق آپ کے سوال کے بارے میں میں یہ کہوں گا کہ بائبل الہامی ہے، لیکن بے خطا یا بے عیب یقیناً نہیں۔ یہ بالکل واضح بات ہے۔ نکتے کی بات، مجھے یقین ہے، یہ ہے کہ خدا انسانوں کے ذریعے سے کلام کرتا ہے اور انسان غلطیاں کرتے ہیں۔ لیکن خدا نے ابلاغ کا یہی طریقہ منتخب فرمایا ہے کہ وہ اپنے کلام اور انسانوں کے ذریعے سے ایسا کرے۔ اس لیے ہم کسی بھی صحیفے کو مطلقاً بے خطا نہیں مان سکتے۔ البتہ مجھے یقین ہے کہ یہ صحیفے الہامی ہیں اور ان کے ذریعے سے ہم خدا کو اپنے ساتھ کلام کرتا ہوا سن سکتے ہیں۔ میرے انداز نظر کے مطابق کم از کم یہی طریقہ ہے۔ مجھے امید ہے یہ وضاحتیں آپ کے لیے دل چسپ ہوں گی، اگرچہ بلاشبہ یہ ایک فرد کی آرا ہیں۔

مجھے امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے اور میرا یہ خط بحفاظت آپ تک پہنچ جائے گا۔

ﮯ اس پیراگراف کے متعلق مزید آرا حسب ذیل ہیں:

بائبل وکلف کنٹری میں اس موقع پر لکھا ہے: "نسخوں کی سند اس پیراگراف (بشمولیت : ۵۳) کے حقیقی ہونے کے زبردست خلاف ہے۔ زبان بمشکل یوحنا کی ہے، تاہم کہانی سچی ضرور

ہے۔ ابتدا میں چوتھی انجیل کے متن میں جگہ پا گئی۔"

پادری سکا فیلڈ اپنی ریفرنس بائبل میں لکھتے ہیں: "یہ آیات کچھ نہایت قدیم نسخوں میں نہیں ملتی ہیں۔ آگسٹین نے بتایا ہے کہ اس واقعہ کو مقدس کہانی کی کئی کاپیوں سے اس منافقانہ ڈر سے خارج کر دیا گیا تھا کہ اس سے بد اخلاقی کا سبق ملتا ہے"۔

امریکن بائبل سوسائٹی' نیویارک کی شائع کردہ بائبل (جون ۱۹۷۸ء) میں اس پیراگراف پر یہ نوٹ لکھا ہے: "انتہائی قدیم اور معتبر ترین قلمی نسخوں میں یوحنا ۷ : ۵۳ تا ۸ : ۱۱ آیات موجود نہیں"۔

آکسفورڈ بائبل (طبع ۱۹۸۱ء) میں ان آیات کو متن سے بالکل خارج کر دیا گیا ہے۔

معالم العرفان کے نام سے تفسیری دروس کے مقبول عام سلسلہ کے بعد اب احادیث کے دروس کا مجموعہ

دروس الحدیث (جلد اول)

(مسند احمد کی ۲۰۰ احادیث کا ترجمہ و تشریح)

شائع ہو چکا ہے۔

افادات: مولانا صوفی عبدالحمید سواتی

مرتب: الحاج لعل دین' ایم اے

عمدہ کتابت و طباعت' مضبوط جلد ○ صفحات: ۳۳۲' قیمت: ۷۵ روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ دروس القرآن' محلہ فاروق گنج' گوجرانوالہ

ادارہ نشرو اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم' گھنٹہ گھر' گوجرانوالہ